سوال

(59) جاء نمازوں پر تصویروں کا حکم کیا ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بوڈلویڈا سے ڈاکٹر صلاح الدین لکھتے ہیں

(۱) بہت سے جاء نمازوں پر مکہ مکرمہ 'مدینہ منورہ اور بیت المقدس کی تصویر بنی ہوتی ہے اوران تصویروں پر پیر پڑجاتا ہے جس سے ان کی بے حرمتی ہوتی ہے یا نہیں؟

اگر جان بوجھ کر آدمی پیر ڈال دیتا ہے تو کیا گناہ ہوتا؟ اسی طرح ڈاک کے ٹکٹوں پر کعبہ کی تصویر بنی ہوتی ہے جبے ہم ادھر ادھر ڈال دیتے ہیں تو کی اس کا گناہ ہوگا؟ اسی طرح ڈاک کے ٹکٹوں پر کعبہ کہ تصویر بنی ہوتی ہے جسے ہم ادھر ادھر ڈال دیتے ہیں تو کیا اس کا گناہ ہوگا؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

(۱) پہلا سوال جاء نمازوں اورڈاک کے ٹکٹوں پر مقامات مقدسہ کی تصویروں اوران کے احترام سے متعلق ہے اس میں پہلی بات تو یہ ہے کہ ان تینوں مقامات مقدسہ (بیت اللہ 'مسجد نبوی ﷺ اور مسجد اقصیٰ) کا ادب واحترام نہ صرف یہ کہ ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے بلکہ اس کے ایمان کا جز ہے اور پھر نبی کریم ﷺ نے ان تینوں کے مقام اوران میں عبادت کی فضیلت بھی بیان فرمادی ہے۔

دوسری بات یہ جاننا ضروری ہے کہ اصل اور تصویر میں بہر حال فرق ہے جو کام اصل سے لیا جاسکتا ہے وہ تصویر سے نہیں لیا جاسکتا۔ اس لئے دونوں کے مقام میں بہرحال فرق ہوگا۔ لیکن چونکہ مسلمانوں کے نزدیک یہ انتہائی محترم مقامات ہیں اس لئے ان کی تصویر بھی ان کے لئے عقیدت و محبت کی چیز ہے اور ظاہر ہے اگر کوئی شخص نے حرمتی اور بے ادبی کی نیت سے ان تصویروں کی اہانت کرے گا تو یقیناً مجرم ہوگا۔ مثلاً کوئی انہیں پھاڑ کر پاؤں تلے روندتا ہے یا پھر ان پر تھوکتا ہے یا انہیں گندی جگہ پھینک دیتا ہے تو ہر گز جائز نہیں ہوگا۔

تیسری بات ہے ان تصویروں پر پاؤں رکھنے کی تو اگر کوئی شخص توہین کی نیت سے انہیں پاؤں تلے روندتا ہے تو وہ یقیناً مجرم ہوگا۔ لیکن نماز کے لئے ان پر کھڑے ہونے کو توہین نہیں قرار دیا جاسکتا۔ جب ہم ان اصل جگھوں پر جاتے ہیں تو وہاں ظاہر ہے پاؤں رکھتے ہیں 'ان کے اوپر چلتے ہیں۔ حتیٰ کہ بیت اللہ شریف کی چھت پر چڑھنا صحابہ کرام سے ثابت ہے۔ ظاہر ہے کہ وہ پاؤں رکھے جاتے ہیں مگر اسے بے ادبی یا ناجائز قرار نہیں دیا جاتا۔ ہاں جس بات کا جاننا ضروری ہے وہ یہ کہ قرآن وسنت کی روشنی میں نماز کے لئے ان پر کھڑے ہونا یا پاؤں رکھنے کی تو بے ادبی گناہ قرار نہیں دیا جاسکتا۔ لیکن اس کے دوسرے بعض پہلو ضرور قابل غور ہیں:

ایک یہ کہ اگر ایک آدمی نماز پڑھتے وقت اس اندیشے میں بمتلا رہتا ہے کہ میں شاید ان مقامات مقدسہ کی بے حرمتی کا ارتکاب کر رہا ہوں شاید میں گناہ کر رہا ہوں تو ظاہر ہے یہ بات نماز سے اس کی توجہ ہٹانے کا باعث بنے گی۔ لہٰذا ایسے آدمی کے لئے ان جاء نمازوں کا استعمال جائز نہیں ہوگا۔

دوسرا پہلو یہ ہے کہ وہ ان تصویر کو دیکھ کر ان میں ہی گم ہو جاتا ہے یا ان کے معیار اور فن کے بارے میں سوچنے لگ جاتا ہے اور نماز سے اس کی توجہ ہٹ جاتی ہے تو ایسے شخص کے لئے بھی جائز نہیں کہ وہ ان پر کھڑے ہو کر نماز ادا کرے ' اس سلسلے میں بخاری شریف کی یہ حدیث واضح دلیل ہے :

عن انس قال کان قرام لعائشۃ سرت بہ جانب بیتھا فقال لھا النبی ﷺ امیطی عنی فانہ لاتذال تصاویرہ تعرض لی فی صلاتی (فتح الباري ج ۱ اکتاب اللباس باب کراہۃ الصلاۃ فی التصاور رقم الحدیث ۵۹۵۹ ص ۵۹۲ وج ۲ کتاب الصلاۃ باب ان صلی فی ثواب مصلب او تصاویر رقم الحدیث ۳۷۴)

''حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ کے گھر کے ایک حصے میں پردہ تھا جس کے بارے میں رسول اکرم ﷺ نے ان سے کہا کہ اسے میرے آگے سے ہٹا دو کیوں کہ اس کی تصویریں میری نماز کے دوران میرے سامنے آجاتی ہیں۔'' (فتح الباری' جلد اول' ص ۳۹۱)

اب ظاہر ہے کہ یہ جاندار جانوروں کی تصاویر نہیں تھی بلکہ عام نقش و نگار تھے کیوں کہ جانداروں کی تصاویر تو نماز کے علاوہ بھی آپ ﷺ نے گھروں میں لٹکانے کی اجازت نہیں دی۔ بلکہ ان تصویروں کو اس لئے آگے سے ہٹانے کا حکم فرمایا کہ نماز میں خلل ہو رہا تھا۔ اس لئے اگر نماز میں خلل واقع ہوتا تو پھر مصلے ہوں یا پردے وہ پاؤں کے نیچے ہوں یا سامنے ہوں ان کا استعمال درست نہیں ہوگا۔

ڈاک کے ٹکٹوں پر ان تصویروں کو بھی بے حرمتی سے ادھر ادھر نہیں پھینکنا چاہئے اور حتی الامکان ان کا احترام کرنا چاہئے یا جلا کر ان کی راکھ دفن کر دینی چاہئے' زیادہ بہتر اور احتیاط کا تقاضا یہی ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ صراط مستقیم

ص168

محدث فتویٰ